ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-08

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

سعدیہ جان
پی ایچ ڈی ریسرچ اسکالر، شعبہ اردو ہزارہ یونی ورسٹی، مانسہرہ
ڈاکٹر الطاف یوسف زئی
ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اردو، ہزارہ یونی ورسٹی، مانسہرہ
ڈاکٹر راحیلہ بی بی
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، شہید بے نظیر بھٹو ویمن یونی ورسٹی پشاور۔

آزاد جموں و کشمیر ٹیلی ویژن سے نشر کردہ ڈراموں کا فکری و فنی جائزہ

Sadia Jan *
Ph.D Research Scholar, Department of Urdu, Hazara University, Mansehra.
Dr. Altaf Yousafzai
Associate Professor, Department of Urdu, Hazara University, Mansehra.
Dr.Raheela bibi
Assistant Professor, Department of Urdu, Shaheed Benazir Bhutto Women University Peshawar

Intellectual and imaginative Review of Dramas Broadcast on Azad Jammu and Kashmir Television

The dramas of Azad Jammu and Kashmir present a rich blend of artistic expression and intellectual depth. These dramatic works often reflect the cultural identity, historical background, and social issues of the region. On the aesthetic (funi) side, they showcase local traditions, language, scenic beauty, and folklore through compelling storytelling, characters, and dialogues. The use of regional dialects and natural settings adds emotional realism and artistic beauty. From an intellectual (fikri) perspective, these dramas highlight issues like freedom, identity, migration, education, women’s rights, and social justice. Writer use drama as a tool to raise awareness and promote

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-08

ماخذ تحقیقی مجلہ

dialogue on complex matters. Themes often revolve around nationalism, sacrifice, and human dignity, offering a deep insight into the socio-political realities of the region. Overall the dramas from Azad Jammu and Kashmir serve as a mirror of society, combining entertainment with thoughtful commentary, and play a vital role in preserving culture and inspiring reflection.

Key Words: *Main Theme, Message, Purposefulness, Social Awareness,Moral values, Cultural Reflection, Human Behavior, Nationalism, Religious of spiritual.*

دنیا میں بسنے والا ہر شخص اپنے طرز پر ایک فن کار ہے جو ایک ہی وقت میں مختلف کرداروں میں ڈھلا ہوتا ہے اور اگر ادبی اصناف میں سے صنف ڈراما کو دیکھا جائے تو یہ ایک ایسی صنف ہے جو ہر انسان کا کسی نہ کسی طور عکاس ہے۔ اسی بات کے تحت بات جب ڈرامے کی کی جائے تو شیکسپیئر کا جو تاریخی جملہ ہے وہ ذہن میں آتا ہے کہ ” یہ دنیا ایک اسٹیج ہے اور ہم سب اس کے کردار ہیں“۔

لفظ ڈراما (Drama) جس کا ماخذ یونانی سے کیا جاتا ہے، مختلف زبانوں میں مختلف ناموں سے پکارا اور لکھا جاتا ہے، جن میں ناٹک، کھیل، ڈراما اور بیلے شی قابل ذکر ہیں۔ ان تمام معنوں اور ناموں کا مجموعی جائزہ لیا جائے تو اس کا مطلب ہے ”کچھ کر کے دکھانا“ ہوتا ہے۔ انسان کی طفرت روزِ ازل سے ہی کچھ کر کے دکھانے یا دیکھنے کی ہے اور اس کا یہی شوق اس کے اندر نئے کاموں اور نئے جذبوں کو جنم دیتا ہے۔ ڈراما کا اصل منطق میں کچھ کر کے دکھانے کا ہے اور جب شائقین واقعتاً اس سے لطف اندوز ہوں تو اس وقت یہ عمل پایہ تکمیل کو پہنچ جاتا ہے۔ ڈراما افسانوی ادب کی دیگر تمام اصناف، ناول، داستان اور افسانے سے یکسر مختلف ہے کیوں کہ، ناول، داستان، ڈراما اور افسانہ ایک قصے کے ہی مختلف روپ ہوتے ہیں اور ان میں جو بڑا فرق ہے وہ عمل کا ہے۔ ڈراما کی تعریف ڈاکٹر سلیم اختر کچھ یوں کرتے ہیں:

” ڈراما کی اصل لفظ ” ڈراؤ“ ہے جس کا مطلب ہے کر کے دکھانا“[۱]

پرانے وقتوں میں، رقص و سرور کی محفلیں انسان کی تفریح کا ذریعہ ہوا کرتی تھیں اور وہ ان محفلوں کو شوق سے سجایا کرتا تھا۔ وہ ان محفلوں کو سجانے کے لیے مخصوص تہواروں اور الگ الگ مواقع کی تلاش میں لگا رہتا تھا اور ان مواقع کو تشکیل دینے کے لیے انسان نے چھوٹے کھیلوں کا سہارا لیا ان ابتدائی کھیلوں کو ڈراما کی ابتدائی شکل کہا جاتا ہے اور ان کھیلوں کا مقصد ایران یا مصر میں دیوی دیوتاؤں کو دفنانا یا ان کی پوجا پاٹ کرنا ہوتا تھا۔ یہ ڈرامے اپنے ابتدائی ایام میں کسی صحن کی چار دیواری میں کھیلے جاتے تھے لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ڈراما ترقی کرتا ہوا

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-08

ماخذ تحقیقی مجلہ

یونان سے یورپ تک پہنچ گیا، جہاں شیکسپیئر، مارلو برنارڈ شاہ اور مویسر جیسے عظیم ڈراما نگاروں نے اسے اوج کمال تک پہنچا دیا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اس دنیا کے تمام انسانوں کی زندگی بھی ڈراما سے ہی مشابہ ہے جس کا ہر انسان کسی ایک روپ میں اپنا کردار ادا کر تا رہتا ہے۔ ہر انسان کی زندگی سے مختلف حالات وواقعات جڑے ہوتے ہیں۔ انھی واقعات وحالات کو اردو ادب کے شعرا اور ادبا نے ان کی مختلف صفات اور اصناف کی توسط سے ابھارنے کی کوشش کرتے ہیں ۔کوئی اسے افسانے میں آزمار ہاہے تو کوئی ناول میں کوئی داستان میں اور کوئی ڈرامے کی صورت میں سامنے لاتا ہے۔ اور شعرا اُاپنے خیالات کو بصورت اشعار ڈھال کر پیش کرتے ہیں۔ڈراما اردو ادب کی نسبت کرداروں کی مدد سے بات کو زیادہ واضح اور کھل کر بیان کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ صنف ڈراما میں ڈراما نگار کیوں کہ کردار ہی وہ مہرہ ہوتے ہیں جو مصنف کو اپنے اظہار خیال کے لیے بھرپور مواقع دیتا ہے۔بقول پروفیسر انور جمال :

> " ڈرامے کی سادہ ترین تعریف یہ ہے۔" زندگی کے واقعات کو منصوبے کے تحت سٹیج پر عملی صورت میں پیش کرنا ڈراما ہے۔"(۲)

ڈراما یونان سے ہوتا ہوا یورپ اور پھر آریائی ہندوستان تک جا پہنچا جہاں اس کی خوب پذیرائی ہوئی اس کی پذیرائی کی اہم وجہ ڈراما میں موجود مذہبی رنگ کے ساتھ اس کے مختلف عوامل کا ہونا تھا۔ لیکن پہلے پہل مسلمانوں میں ڈراما کو خاطر خواہ پذیرائی حاصل نہ ہوئی۔ اس کی اہم وجہ یہ تھی کہ یہ تھیٹر پر کھیلا جاتا تھا اور یہ عمل مسلمانوں کے لیے ناقابل قبول تھا۔ تھیٹر اور ڈرامے کا چولی دامن کا ساتھ ہے جس کے متعلق خاطر غزنوی یوں لکھتے ہیں:

> " ڈراما چاہے ریڈیو کا ہو، فلم کا یا ٹیلی ویژن کا تھیٹر کی پیداوار ہے۔"(۳)

گو کہ ڈراما ابتدا میں بہت کش مکش کا شکار ہوا لیکن اب یہ اٹل حقیقت ہے کہ اس کے اندر جو معاشرے کا سماجی و اصلاحی شعور پایا جاتا ہے اس کے باعث یہ شہرت کی بلندیوں کو چھو چکا ہے۔ نہ صرف اردو ادب میں بلکہ دنیا کی مختلف زبانوں کے ادب میں جو پذیرائی ڈرامے کو ملی اس سے اسے شہرت کی بلندیوں تک پہنچا دیا ہے۔ ڈرامے کی شہرت کی ایک اہم وجہ اس کی حقیقت پسندی ہے یہ حقیقت کے قریب ہونے کے باعث شہرتِ دوام پا چکا ہے۔

پاکستان میں بھی اردو ڈراما شہرت کی بلندیوں پہ پہنچ چکا ہے جس کی بڑی وجہ اردو ڈرامے کو شروع سے ہی بہترین ادیب، اداکار اور ہدایت کاروں کا میسر آنا ہے۔ پاکستان ٹیلی ویژن کے ڈرامے ہمیشہ سے معاشرے میں شعور و آگاہی کی بیداری کا کام کرتے رہے ہیں۔ پاکستان ٹیلی ویژن سے پیش ہونے والے ڈرامے دلچسپ اور ہلکے پھلکے انداز میں معاشرے کو مثبت پیغامات دینے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ پاکستان ٹیلی ویژن کے ڈراموں نے کمال مہارت کا

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-08
ماخذ تحقیقی مجلہ

مظاہرہ کرتے ہوئے ہمیشہ اپنے ناظرین کے دلوں کو موہ لیا، دیگر اصناف کے بر عکس اردو ڈرامے کی صنف کی مقبولیت کی بڑی وجہ ہی اسے کہانی کی صورت میں پیش کرنا ہے۔ چاہے وہ کہانی جس بھی شکل میں نشر ہو۔ خواہ ریڈیائی، اسٹیج یا پھر ٹیلی ویژن کی صورت ہو اور اس کی مقبولیت کی بڑی وجہ تمام عمر کے افراد میں یکسان تاثر کا پیدا کرنا ہے اور ڈراما کی وہ صنف یا کمال ٹھہر تا ہے۔ جس کے ذریعے سے مشکل واقعات و حالات زندگی کے مختلف پہلو اور مسائل کو آسانی سے سامنے لایا جاسکتا ہے۔ اس سے متعلق رفیع الدین ہاشمی یوں لکھتے ہیں:

> "ڈراما وہ کہانی ہے جو مختلف کردار اپنی گفتگو اور عمل کے ذریعے اسٹیج پر پیش کرتے ہیں۔"(۴)

پاکستان میں ٹیلی ویژن کے اردو ڈراموں کا گراف دن بدن بڑھتا چلا جا رہا ہے کیوں کہ یہاں پر ڈراما ہر طرح کے ناظرین کے ذوق کو سامنے رکھتے ہوئے لکھے اور دکھائے جاتے ہیں۔ اردو ڈراموں کے موضوعات ہمیشہ سماجی مسائل اور عام انسان کی زندگی کے احاطہ کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ یہ ڈرامے ہمیشہ سے اخلاقی درس دیتے رہے ہیں۔ ان ڈراموں میں ہمیشہ سہل پسندی اور حقیقت نگاری کے عناصر کی جھلک نمایاں نظر آتی رہی ہیں۔ پاکستان ٹیلی ویژن نے جو روایت قائم کی اسی روایت کو لے کر آگے بڑھتا رہا اور کامیابی کی تمام حدیں پھلانگتا ہوا نظر آتا ہے۔

اسی روایت کی ایک کڑی آزاد جموں و کشمیر ٹیلی ویژن کا قیام تھا۔ آزاد جموں و کشمیر ٹیلی ویژن چینل کے قیام کا اہم مقصد آزاد کشمیر کی منفرد ثقافت، روایات، موسیقی، لوک کہانیاں اور طرز زندگی کو محفوظ اور فروغ دینا تھا۔ ریاستی اور قومی سطح پر کشمیری عوام کے جذبات، مسائل اور امنگوں کو اجاگر کرنا تھا۔ مسئلہ کشمیر اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی طرف دنیا کی توجہ مبذول کروانا اور اس کے ساتھ ساتھ حکومتی اقدامات، ترقیاتی منصوبوں اور قومی یکجہتی کو فروغ دینا تھا، اور اس مقصد کے لیے ڈراما ایک بہترین ذریعہ اظہار ٹھہر تا ہے۔ کیوں کہ ڈرامے کے ناظرین کو ذہنی سکون، جذباتی اظہار اور تفریح مہیا کرتے ہیں اور خصوصاً نوجوانوں کو مثبت سوچ، اخلاقیات اور سچائی جیسے اقدار کی تعلیم دیتے ہیں۔ کیوں کہ ادب انسانی معاشرے کی فکری، تہذیبی اور تمدنی عکاسی کرتا ہے جہاں جذبات کا آئینہ شاعری ٹھہرتی ہے، وہیں پر ڈراما ایک ایسا موثر ذریعہ ہے جو زندگی کی حقیقتوں کو کرداروں کے ذریعے زندہ کرتا ہے۔ آزاد کشمیر میں اردو ڈرامہ نگاری نے وقت کے ساتھ خاصی ترقی کی ہے اور مقامی مصنفین نے اس صنفِ ادب کے ذریعے نہ صرف تفریح فراہم کی بلکہ معاشرتی اصلاح اور قومی شعور کے فروغ میں بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔ آزاد کشمیر کے ڈرامے عمومی طور پر معاشرتی، تہذیبی، قومی اور سیاسی موضوعات کو مرکز بنائے ہیں۔ یہاں

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-08
ماخذ تحقیقی مجلہ

کے ڈراما نگاروں نے تقسیم کشمیر، مہاجرین کی حالت، ثقافتی اقدار، رسم و رواج، علاقائی مسائل، تعلیم، خواتین کے مسائل اور انسانی ہمدردی جیسے پہلوؤں کو موضوع بنایا ہوا ہے۔

آزاد کشمیر کے بیشتر ڈرامے مسئلہ کشمیر پر مبنی ہیں، ان میں جدوجہد آزادی، قربانی، ظلم و ستم اور کشمیری عوام کی بے بسی کا ذکر دیکھنے کو ملتا ہے اور ایسے ہی ڈرامے ایک قوم کو بیدار رکھنے کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ دیہی زندگی، غربت، تعلیم کی کمی، جہیز، خواتین پر ظلم، سماجی نابرابری اور طبقاتی فرق جیسے مسائل کو ڈراموں میں اجاگر کیا جاتا ہے ۔ان موضوعات کے ذریعے اصلاحی پہلو نمایاں کیے جاتے ہیں۔

کشمیر کی مخصوص ثقافت، رسم و رواج، زبان، لباس، علاقائی میلے اور روایات کو ڈراموں میں شامل کر کے نہ صرف تفریح فراہم کی جاتی ہے بلکہ یہ ڈرامے ثقافتی شناخت کو بھی محفوظ رکھے ہوئے ہیں۔ کچھ ڈراموں میں تو جدیدیت اور روایت کا ٹکراؤ بھی دیکھنے کو ملتا ہے۔ جہاں ایک طرف نوجوان نسل آزادی کی خواہاں ہے تو دوسری جانب بزرگ مصلحت کو تھامے ہوئے ہیں۔اس فکری کش مکش کو ڈرامے کے ایک سین میں یوں دکھایا گیا ہے:

" میر جمال:۔ نہیں بابا۔۔۔ اس بار نہیں جانے دوں گی کب تک ہم بھارتی فوج کے آگے گھٹنے ٹیکتے رہیں گے۔۔۔ رکو۔۔۔ تھیلے واپس رکھ دو۔
صوبیدار:۔ یہ تھیلے میجر کلدیپ نے منگوائے ہیں اور تم میجر کلدیپ کو نہیں جانتی ہو۔
ردا:۔ وہ بھی کوئی غنڈہ ہو گا۔ چینی سپاہیوں کے سامنے تمھاری ٹانگیں کانپتی ہیں اور کشمیر میں نہتے مسلمانوں پر غنڈہ گردی کرنے آجاتے ہو۔۔۔ تھیلے رکھ دو۔۔۔ نہیں تو۔۔
صوبیدار:۔ نہیں تو کیا کرو گی۔
ردا:۔ غصے میں آکر تھیلے پھاڑ دیتی ہے۔
میر جمال:۔ بیٹی تم نے اچھا نہیں کیا۔
ردا:۔ بابا میں نے جو کیا ہے اچھا کیا ہے۔ جب ہم نے بغیر کچھ کیے بھی مرنا ہے تو پھر کچھ کر کے کیوں نہ جائیں کب تک اپنی محنت کی کمائی ان غنڈوں کو کھلاتے رہیں گے۔"(۵)

آزاد جموں و کشمیر کی جغرافیائی، سیاسی اور تہذیبی حیثیت نہ صرف اس کی ادبی تخلیقات کی متاثر کرتی ہے بلکہ اس کے ڈراموں میں ایک مخصوص نظریاتی بیانیہ بھی جنم لیتا ہے۔ مسئلہ کشمیر، حق خودارادیت، مہاجرین کے مسائل، اور ثقافتی خودی ان ڈراموں میں بار بار اُبھرنے والے موضوعات ہیں۔ ان تخلیقات میں قومی تشخص کا اظہار،

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-08

سیاسی جبر کے خلاف مزاحمت، تہذیبی شناخت کی بازیافت اور سامراجی و استعماری رویوں کی مخالفت نمایاں طور پر ملتی ہے۔ آزاد جموں و کشمیر ٹیلی ویژن کے ڈراموں میں تحریک آزادی کشمیر ایک کلیدی موضوع کے طور پر موجود ہے۔ یہاں کے مصنفین نے مقامی اور قومی سطح پر جد وجہد کو فنکارانہ انداز میں پیش کیا۔ ڈراموں میں کشمیری عوام کی قربانیاں، ظلم کے خلاف مزاحمت اور آزادی کی تڑپ ایک فکری اساس کی حیثیت رکھتی ہے۔ کئی ڈرامے جن میں زنجیرِ پا کشمیر، دستورِ زباں بندی، آخری رپورٹ، تاریک گھاٹی، جھیل کے اس پار، مٹی، چھٹی، مسئلہ کشمیر اور کشمیر میں بسنے والے کشمیریوں کی زندگی کے عکاس ڈرامے ہیں۔ تحریک آزادی کشمیر کے علاوہ کشمیر کے معاشرتی مسائل جیسے جہیز، تعلیم کی کمی، خواتین پر جبر، نسل در نسل، روایت پرستی، اور طبقاتی تقسیم کو بھی ان ڈراموں میں موثر طور پر بیان کیا گیا ہے۔ ان میں نہ صرف مسئلہ بیان ہوتا ہے بلکہ اس کے حل کی راہ بھی دکھائی جاتی ہے۔ ان ڈراموں میں کشمیری زبان، موسیقی، رسومات، لباس اور مقامی رسومات کی جھلک نمایاں ہے اور ڈراموں کا یہ پہلو ثقافتی خودی کو مستحکم کرنے میں مددگار ہے، اس سلسلے میں ڈرامے کا ایک سین ملاحظہ کیجیے:

> "وسطیٰ گل:۔ یہ گبہ میری زندگی ہے، میری پہچان ہے، ہر دھاگے میں میری امید بندھی ہے، چاہے کچھ بھی ہو جائے میں اپنی محنت کو رائیگاں نہیں جانے دوں گا۔
>
> زینت بی بی:۔ بیٹا، یہ گبہ صرف قالین کا ٹکڑا نہیں ہماری نسلوں کی محنت اور عزت ہے۔ ہمیشہ یاد رکھنا محنت کرنے والوں کی ہمت کوئی توڑ نہیں سکتا۔"(۶)

ڈراما نگاروں نے اس فکری کشمکش کو بھی موضوع بنایا کہ کس طرح روایتی اقدار اور جدید خیالات کے درمیان نوجوان نسل کو دو راہوں میں کھڑا کر دیتی ہے۔ آزاد جموں و کشمیر ٹیلی ویژن کے ڈراموں کا فکری مطالعہ صرف موضوعات تک محدود نہیں ہے بلکہ اس کے اسلوبیاتی پہلو بھی قابلِ توجہ ہیں، جیسے مکالمہ نگاری میں بھرپور تاثیر اور سادگی دیکھنے کو ملتی ہے مکالمہ نگاری کے حوالے سے ڈرامے کا ایک خوب صورت نمونہ دیکھیے:

> "شگفتہ:۔ وہ ممبئی سے میرے ایک دوست کا فون تھا۔
>
> عدیل:۔ اور اس دوست کا تعلق یقیناً کسی خفیہ ایجنسی سے ہو گا۔ میں نے سنا تھا کہ ممبئی میں بڑے بڑے اداکار رہتے ہیں تم نے ایک مسلمان مہیلا کا کردار جس خوبی سے نبھایا ہے اس پر تمہیں فلم فیئر ایوارڈ ملنا چاہیے۔ مگر یہ کشمیر ہے یہاں تم جیسی مہیلاؤں کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔ اپنا سامان اٹھاؤ اور میرے گھر سے نکل جاؤ۔"(۷)

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-08
ماخذ تحقیقی مجلہ

مکالمہ نگاری کے علاوہ اگر کرداروں کو دیکھا جائے تو ان کرداروں میں علامتی عمق اور ان ڈراموں کے پلاٹ میں درجہ بدرجہ کشمکش نظر آتی ہے اور اگر ان ڈراموں کے اختتام کو دیکھا جائے تو ان میں اصلاحی پیغام واضح دکھائی دیتا ہے۔ یہ سارے پہلو ڈراموں کی فکری گہرائی کو بڑھاتے ہیں۔ یہ ڈرامے محض فن پاروں کے درجہ نہیں رکھتے بلکہ فکری تحریکات ہیں۔ ان میں قومی، سماجی اور ثقافتی شعور کی گہری جھلک ملتی ہے۔

آزاد جموں و کشمیر ٹیلی ویژن کے ڈرامے ایک خاص ثقافتی، سماجی اور تاریخی سیاق و سباق کا احاطہ کیے ہوئے ہیں۔ ان ڈراموں میں کشمیری عوام کی جدوجہد آزادی کشمیر، روایات اور ثقافت کو فنی انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ دراصل اس حقیقت سے انکار نا ممکن ہے کہ ٹیلی ویژن ایک موثر ابلاغی ذریعہ ہے جو آسانی کے ساتھ عوام کی ذہن سازی اور بیداریِ شعور میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ آزاد جموں و کشمیر ٹیلی ویژن بھی معیاری ڈرامے تخلیق کر رہا ہے جو نہ صرف تفریح فراہم کرتے ہیں بلکہ سماجی و سیاسی شعور بھی اجاگر کرتے ہیں اور ان ڈراموں کا فنی اور فکری تجزیہ وقت کی اہم ضرورت ہے تاکہ ریاست کشمیر کے فن و ادب کی علمی شناخت ہو سکے اور یہ حقیقت تسلیم شدہ ہے کہ ڈراما ایک ایسی صنف ادب رہی ہے جو انسانی معاشرت، مسائل، ثقافت، تاریخ، جذبات اور سیاسی حالات کی بہترین عکاسی کرتا ہے اور پاکستان میں بالخصوص اور آزاد کشمیر میں بالعموم ڈرامہ نہ صرف تفریح کا ذریعہ ہے بلکہ فکری بیداری، قومی شعور اور سماجی اصلاح کی تقویت کا بھی موثر ذریعہ ہے۔

آزاد جموں و کشمیر ٹیلی ویژن کے ڈرامے بھی ایک مخصوص ثقافتی، تہذیبی اور جغرافیائی پس منظر کے حامل ہیں جو یہاں کے عوام کے جذبات، رنج و الم، خوابوں اور امیدوں کو پیش کرتے ہیں۔ ان ڈراموں میں فنی اسلوب عام طور پر سادگی، دیہی پس منظر، اور قدرتی مکالموں پر مشتمل ہوتا ہے۔ مکالمات مقامی لہجے اور بولی میں ہوتے ہیں لیکن ان میں کشمیری، پہاڑی اور گوجری زبانوں کا تڑکا بھی دکھائی دیتا ہے۔ ان ڈراموں کے کرداروں کی بات کی جائے تو کردار عام طور پر کشمیری عوام کی نمائندگی کرتے ہیں۔ کسان، مزدور، طالب علم، عورتیں، بزرگ اور نوجوان ان کرداروں کے ذریعے معاشرتی تضادات، جدوجہد اور ثقافتی خوب صورتی کو اجاگر کیا جاتا ہے۔

اگر آزاد جموں و کشمیر ٹیلی ویژن کے ڈراموں کی منظر نگاری کی بات کی جائے تو اس کا مثل کوئی نہیں کیوں کہ کشمیر قدرتی خوب صورتی سے مالا مال ہے۔ اس لیے ڈراموں میں قدرتی مناظر کا خوب صورت استعمال کیا جاتا ہے جو کہ نہ صرف کشمیر کی وادی کی خوب صورت منظر کشی ہے بلکہ یہ ڈرامے کے ناظرین کو بصری حسن فراہم کرتے ہیں۔ آزاد جموں و کشمیر ٹیلی ویژن کے ڈراموں میں کشمیر کی خوب صورت وادیوں، پہاڑوں، جھیلوں اور بہتے

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-08
ماخذ تحقیقی مجلہ

جھرنوں کا ذکر اکثر ڈراموں میں ملتا ہے جو نہ صرف ناظرین میں علاقائی محبت کا فروغ کا باعث بنتا ہے ایک خوب صورت مکالمہ جس میں منظر نگاری کی بہترین کوشش ہے دیکھیئے:

"ریشم:۔ ماما یہ دیکھیں جھیل گل سر اتنی خوب صورت ہے کہ میں اسے دیکھ کر حیران رہ گئی۔ ماما پلیز کل آپ بھی میرے ساتھ چلیے گا، ان جھیلوں کو دیکھ کر آپ سوئیزر لینڈ اور ناروے کو بھول جائیں گی۔

زاہدہ:۔ مائی ڈئیر جب ہماری شادی ہوئی تھی تو آپ کے پاپا نے مجھے ساری جھلیں دکھائی تھیں۔

ریشم:۔ ماما یہ تو بہت پرانی بات ہے، ان جھیلوں کو تو بار بار دیکھنا چاہیے کیا بیوٹی ہے، نیچرل بیوٹی۔

سلطان:۔ ریشم ٹھیک کہہ رہی ہے کشمیر کی وادی کو تو جتنی بار دیکھیں کبھی جی نہیں بھرتا بلکہ یہاں پر قدم قدم پر آپ کو منظر رکنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔"(۸)

آزاد جموں کشمیر ٹیلی ویژن کے ڈراموں کے فکری موضوعات میں متنوع ہیں کشمیر ایک متنازعہ علاقہ ہونے کے باعث ہمیشہ سیاسی طور پر حساس رہا ہے۔ ان ڈراموں میں بھارت کی طرف سے ہونے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں، نوجوانوں کی جدوجہد آزادی کی خواہش اور قربانیوں کو نمایاں کیا جاتا ہے۔ ان ڈراموں میں کشمیری ثقافت، لباس، موسیقی، لوک روایات اور زبان کے فروغ دیتے ہیں۔ ان میں شادی بیاہ کی رسومات، لوک گیت، مذہبی تہوار اور مقامی اقدار کو نمایاں کیا جاتا ہے۔ ان موضوعات کے علاوہ تعلیم کی کمی کے باعث پیدا ہونے مسائل، جہیز، بے روزگاری اور طبقاتی فرق جیسے مسائل کو ان ڈراموں کے ذریعے دکھایا جاتا ہے۔ تاکہ معاشرتی شعور بیدار ہو سکے۔ مجموعی طور پر آزاد جموں وکشمیر ٹیلی ویژن کے ڈرامے فنی اور فکری پہلوؤں میں قابل ستائش ہیں۔ یہ نہ صرف مقامی ثقافت کے فروغ کا بہترین ذریعہ ہیں بلکہ عوامی شعور کی بیداری کا باعث بھی ہیں۔ یہ ڈرامے محض مقامی عوام کی آواز نہیں ہیں بلکہ عالمی سطح پر ثقافت مسائل اور امنگوں کا بیانیہ ہیں۔ ان کا فنی وفکری مطالعہ اس بات کا ثبوت ہے کہ آزاد کشمیر کی ڈرامہ انڈسٹری اپنے محدود وسائل کے باوجود فکری پختگی اور فنی خوب صورتی کے ساتھ اپنا کام انجام دے رہی ہے۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-08
ماخذ تحقیقی مجلّہ

حوالہ جات

۱۔ سلیم اختر، ڈاکٹر، اردو ادب کی مختصر ترین تاریخ، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۸ء، ص ۳۸

۲۔ انور جمال، پروفیسر، ادبی اصطلاحات، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، ۲۰۱۶ء، ص ۱۰۴

۳۔ خاطر غزنوی، ڈرامامنزل بی منزل، تاج کتب خانہ، پشاور، دسمبر ۱۹۹۲ء، ص ۵۸

۴۔ رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر، اصناف ادب، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۲ء، ص ۱۳۸

۵۔ ارشد محمود چہال، تاریک گھاٹی، مخزونہ آزاد جموں وکشمیر ٹیلی ویژن، مظفر آباد

۶۔ سید الطاف اندرابی، وسطیٰ گل گبہ ساز، مخزونہ آزاد جموں کشمیر ٹیلی ویژن، مظفر آباد

۷۔ ارشد محمود چہال، سروادی کشمیر، مخزونہ آزاد جموں وکشمیر ٹیلی ویژن، مظفر آباد

۸۔ ارشد محمود چہال، چناروں کی راکھ، مخزونہ آزاد جموں وکشمیر ٹیلی ویژن، مظفر آباد